10679 ـ مسلمان بيٹا كافر باپ كى وفات پر كيا كرے

سوال

ميرا باپ كفركى حالت ميں فوت ہوگيا ہے اس كے متعلق ميرى كيا ذمہ دارياں ہيں، كيا ميں اسے دفن اور اس كے جنازہ كا انتظام كروں؟
اور كيا ميں اسے غسل اور كفن دوں يا نہيں؟ اوركيا اس كے علاوہ مجھ پر ميرے والد كے كچھ حقوق ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

صحيح حديث ميں ہے جو ناجيۃ بن كعب عن على بن ابى طالب رضى اللہ تعالى عنہ كے طريق سے مروى ہے، على رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا:

آپ كا بوڑھا اور گمراہ چچا (ان كا مقصد اپنا والد ابو طالب تھا) فوت ہو چكا ہے تو اسے كون دفنائےگا؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جاؤ جا كر اپنے باپ كو زمين ميں چھپا دو"

(يہ على بن ابى طالب رضى اللہ تعالى عنہ كو خطاب تھا)

على رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے: ميں اسے نہيں چھپاؤں گا، كيونكہ وہ مشرك فوت ہوا ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جاؤ جا كر اسے چھپاؤ اور پھر ميرے پاس آنے تك بات چيت نہ كرنا، تو ميں گيا اور جا كر اسے چھپايا، اور مٹى اور گرد و غبار ميں اٹا ہوا رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا تو انہوں نے مجھے غسل كرنے كا حكم ديا اور ميں نےغسل كيا، اور ميرے ليے ايسى دعائيں كيں جو مجھے روئے زمين پر پائى جانے والى اشياء سے بھى زيادہ قيمتى تھيں"

السلسلۃ الصحيحۃ للالبانى حديث نمبر (161).

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث پر تعلیقا کہتے ہیں:

1 ۔ مسلمان شخص کے لیے مشروع ہے کہ وہ اپنے قریبی مشرک رشتہ دار کے دفن کی ذمہ داری پوری کرے، اور یہ کام اس کے شرک کی بنا پر اس سے بغض و عناد رکھنے کے منافی نہیں ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ شروع میں اپنے والد کو دفن کرنے سے رك گئے اور علت یہ بیان کی کہ: " وہ مشرك فوت ہوا ہے"

ان کا گمان تھا کہ اس حالت میں ان کا اسے دفن کرنا ہو سکتا ہے اس منع کردہ دوستی میں شامل ہو جو اللہ تعالی نے اس فرمان میں بیان کیا ہے:

تم اس قوم کے ساتھ دوستی نہ رکھو جن پر اللہ تعالی کا غضب ہے.

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوبارہ حکم دیا کہ وہ اپنے والد کو جاکر دفن کریں تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے میں ذرا بھی تامل سے کام نہیں لیا اور اسے فورا تسلیم کرتے ہوئے اپنے ذہن میں جو کچھ پہلے آیا تھا وہ نکال باہر کیا اور اسے دفنانے چل دیے، اور اطاعت بھی اسی کا نام ہے کہ:

انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سامنے اپنی رائے اور خیال کو ترک کر دے، مجھے تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ بیٹے کا اپنے مشرک باپ یا ماں کو دفن کرنا یہی ایك آخری چیز ہے جو دنیا میں ایك بیٹا اپنے مشرک باپ کے ساتھ حسن صحبت کے طور پر کر سکتا ہے.

لیکن دفن کرنے کے بعد اسے یہ حق نہیں کہ وہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا پھرے، کیونکہ فرمان باری تعالی میں صریحا اس کی ممانعت پائی جاتی ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے پھریں، اگرچہ وہ ان کے قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں .

اور اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو چند ٹکوں اور پیسوں کے لالچ میں اخبارات اور جرائد و میگزین کے صفحات پر بعض کفار کے اعلان وفات میں رحمت و مغفرت کی دعا کرتے پھرتے ہیں! جس کے لیے آخرت کا معاملہ اہمیت رکھتا ہے اسے اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرنا چاہیے.

2 ۔ اس کےلیے کافر کو غسل دینا اور کفن پہنانا مشروع نہیں اور نہ ہی وہ اس کی نماز جنازہ ادا کرسکتا ہے، اگرچہ وہ اس کا قریبی عزیز اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کو اس کا حکم نہیں دیا، اور اگر یہ جائز ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے بیان کردیتے، کیونکہ ضرورت

کے وقت سے بیان کو موخر کرنا جائز نہیں، حنابلہ وغیرہ کا مذہب یہی ہے.

3 ـ مشرك كے اقرباء و رشتہ داروں كے ليے اس كے جنازہ ميں شركت كرنا مشروع نہيں، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے چچا كے ساتھ ايسا نہيں كيا، حالانكہ وہ ان كے ساتھ سب لوگوں ميں سے زيادہ شفقت كرنےوالا اور نيكى و احسان كرنے والا تھا، حتى كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس كى تخفيف عذاب كے ليے دعا فرمائى تا كہ اسے آگ ميں ہلكا ترين عذاب ہو، ....

اور اس سارے معاملہ ميں اپنے نسب ناموں پر فخر اور دھوكہ ميں پڑنے والوں كے ليے جو كہ آخرت كے ليے عمل نہيں كرتے عبرت ہے، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالى نے سچ فرمايا:

اس دن ان كے مابين كوئى نسب نہيں ہونگے، اور نہ ہى وہ آپس ميں سوال كرينگے.

السلسلۃ الصحيحۃ للالبانى صفحہ نمبر (94).

واللہ اعلم .